نعرۂ حق

قائدِ اعظم کی تقریریں

(نایاب کتاب)

نعرۂ حق

2/21



قائدِاعظم کی چند تاریخی تقریریں

مبارک علی ہاشم نظامی

نعرۂ حق

قائداعظم کی چند تاریخی تقریریں

مرتبہ

ابوسعید انور

سول ایجنٹس

ایسٹرن لٹریچر سوسائٹی رنگ محل لاہور

فہرست

پیش لفظ

قائدِاعظم محمد علی جناح دس کروڑ مسلمانوں کی زبان ہیں۔ آپ کی یہ چند تقریریں جہاں اسلامیانِ ہند کے قومی مسائل، ملّی جذبات، دلی تمناؤں اور عزائم کا آئینہ ہیں، وہاں اُن تمام معاملات پر بصیرت افروز روشنی ڈالتی ہیں جن کا تعلق بیرونی حکمرانوں یا برادرانِ وطن سے ہے۔

ہمارے ملّی اور وطنی مسائل پر اس سے بہتر تبصرہ میسّر نہیں آسکتا اس لئے ان ارشادات کو من و عن پیش کیا جاتا ہے۔

"مُرتّب"

اگر قربانیاں دینے کا وقت آیا تو میں پہلا شخص ہونگا
جو اپنے سینے میں گولی کھائے گا"

کوئٹہ

میں بلوچستان کی صورت حال کا مطالعہ کرنے کے لئے ۱۹۴۳ء میں آیا تھا۔ میں نے لوگوں کی بات چیت سنی اور ان کے مطالبات بلوچستان کے موجودہ ایجنٹ مسٹر آبرے ٹمڈکانو کے سامنے پیش کئے۔

میں خوش ہوں کہ بلوچستان کے لوگ اب اہم مسائل پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں اور سوچ رہے ہیں کہ غلامی سے آزاد ہو کر آزادی اور عزت کی زندگی کس طرح بسر کی جاتی ہے۔

بلوچستان کا سیاسی انتظام نیم فوجی ہے۔ حکام عوام کے جذبات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور انہیں شہری حقوق کا احساس تک نہیں ہے جو احکامات جاری کئے گئے ہیں وہ سراسر غیر ملکی ہیں۔ گذشتہ موقع پر جب میں یہاں آیا تو میں نے آپ کو مشورہ دیا تھا کہ لوکل سیلف گورنمنٹ کے لئے کوشش کریں میں نے آپ کو یقین دلایا تھا کہ میں اور میری جماعت اس معاملہ میں آپکی پوری

امداد کریں گے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ ہماری کوششوں کی وجہ سے حکومت اپنی پرانی حکمت عملی کو خیرباد کہنے پر مجبور ہوئی اور ایک منتخب میونسپل کمیٹی کے قیام سے صورت حال میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے۔ اب مرکزی اسمبلی میں بھی آپ کا ایک نمائندہ موجود ہے اور تعلیم کے لئے روپیہ بھی وقف کیا گیا ہے۔ آپ کا نمائندہ نامزد نہیں بلکہ منتخب ہونا چاہیے۔

ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نے اپنے مقصد کے لئے قربانیاں نہیں کیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس قسم کی قربانیاں کرنے سے قاصر ہیں جس کی کانگرس کو عادت ہے۔ حصول قیادت کے لئے پہلے بھیڑ کی طرح لاٹھی چارج کے نیچے بیٹھ جانا اس کے بعد جیل جانا پھر وزن میں کمی کے بہانے جیل سے رہائی حاصل کرنا۔ میں اس قسم کی جدوجہد میں بالکل یقین نہیں رکھتا لیکن اگر قربانیاں دینے کا وقت آیا تو میں پہلا شخص ہونگا جو اپنے سینے میں گولی کھائے گا۔ (اللہ اکبر)

ہم پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ ہم حکومت برطانیہ کے آلۂ کار ہیں۔ لیکن جو لوگ ہم پر اس قسم کے الزام لگانے کے عادی ہیں ان کی آنکھیں شملہ کانفرنس سے کھل جانی چاہئیں۔ کیا میں کانگرس

سے پوچھ سکتا ہوں کہ ان کا "ہندوستان خالی کر جاؤ" والا ریزولیوشن کیا ہوا شملہ کانفرنس میں کانگرس نے اس قدر پستی کا ثبوت کیوں دیا؟ لارڈ ویول سے یہاں تک کہہ دیا کہ "حضور آپ ہمارے لیڈر ہیں" (قہقہے) یہ لوگ آپ کی ایگزیکٹو کونسل کا کام کریں گے (قہقہے)

کانگرس کا واحد مقصد یہ ہے کہ لیگ کو نظر انداز کر دیا جائے۔ میرے اور لارڈ ویول کے درمیان جھگڑا ہو جائے۔ وہ لارڈ ویول کے قدم چوم رہے تھے تاکہ وہ ان کو گدی نشین بنا دے۔ شملہ کانفرنس میں بالکل یہی کیفیت تھی۔ کانگرس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پہلے کسی طرح اقتدار کی گدی حاصل کرے اور اس کے بعد برطانوی سنگینوں سے مسلمانوں کو تباہ کرے۔

کانگرس کے اخباروں میں یہ گمراہ کن پراپیگنڈا بھی کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ نوابوں سروں اور جاگیرداروں کی جماعت ہے۔ اور جمعیت العلماء احرار مومن وغیرہ مسلم لیگ کے ساتھ نہیں ہیں اس قسم کی باتیں صرف دیوانوں کو گمراہ کر سکتی ہیں۔ حکومت سرکاری طور پر یہ بات تسلیم کر چکی ہے کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔

مسلم لیگ ان تمام لوگوں کا خیر مقدم کرتی ہے جو اس کے اغراض و

مقاصد میں یقین رکھتے ہیں۔ جاگیرداروں پر لیگ میں شمولیّت کے دروازے بند نہیں ہیں۔ مسلم لیگ کے دروازے سب پر کھلے ہیں اور وہ تمام لوگ جو سرگرم کارکن ہیں وہ نواب ہوں یا غریب مسلم لیگ میں اقتدار حاصل کر سکتے ہیں۔

کانگرس غیر ممالک میں یہ پراپیگنڈا کر رہی ہے کہ وہ ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت ہے لیکن آنے والے انتخابات دُنیا پر ثابت کر دینگے کہ یہ بالکل غلط ہے۔ مسٹر گاندھی جو سچائی کے ایمن بنے پھرتے ہیں۔ دراصل جھوٹ کے حامی ہیں (پر زور تالیاں) کیا کوئی شخص یہ باور کر سکتا ہے کہ مسٹر گاندھی اور پنڈت نہرو جیسے لوگ پاکستان کا مفہوم نہیں سمجھتے۔ میں پوچھتا ہوں اگر انہیں معلوم ہی نہیں کہ پاکستان کیا ہے تو انہوں نے مسترد کس شے کو کیا ہے؟ اور دن رات وہ کس چیز کے خلاف پراپیگنڈا کر رہے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ وہ بھارت کے ٹکڑے کرنے سے ڈرتے ہیں اور مسلمانوں کو ہندو راج میں رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو جرمنی میں یہودیوں کے ساتھ کیا گیا۔

برطانیہ کی دو صد سالہ غلامی نے مسلمانوں کو بتا دیا ہے کہ غلامی کیا چیز ہوتی ہے وہ ہندوؤں کی غلامی میں نہیں رہیں گے۔ وہ کسی

کی غلامی میں نہیں رہیں گے

اب مسلم لیگ ایک طاقت ہے اور حکومت اس کے مطالبات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ آپ کو جو کچھ بھی حاصل ہوا ہے یا آئندہ ہو گا وہ مسلم لیگ کی کوششوں سے ہو گا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کانگرس کے بلوچستانی ایجنٹوں نے آپ کے لئے کیا کیا ہے؟ اسمبلی میں کانگرس پارٹی نے بلوچستانی مسائل پر چپ سادھ لی اور یہی طرز عمل یورپین گروپ کا تھا۔ کانگرس ایک ہندو جماعت ہے اسے بلوچستان کے مسئلہ میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔

میں کوئٹہ میں ڈاکٹروں کے مشورہ سے بحالی صحت کے لئے آیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ لوگ میری تقریر سننا چاہتے ہیں مجھے ان کا مطالبہ تسلیم کرنا پڑا کیونکہ میری تمام زندگی قوم کے لئے وقف ہے۔

بلوچستان کے مسلمانوں میں اب اتحاد بہت ضروری ہے اور اب کوئی شخص بلوچستان کے مسلمانوں کی غلط نمائندگی نہیں کر سکتا مسلمانوں کی آواز آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے بلند ہوتی ہے اور وہی مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ کانگرس کی گود میں صرف چند مسلمان ہیں۔

جہاں تک پاکستان کا سوال ہے یہ بالکل واضح ہے جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ان کو ملا کر ایک ریاست قائم کر دی جائے۔

اس آزاد بھارت کے مختلف منطقے بالکل آزاد ہونگے اور ان میں اقلیتوں کو تحفظات حاصل ہونگے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ پنڈت نہرو پیسے اور اخباری پراپیگنڈے کے ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کانگرس مسلم لیگ کے مقابلہ میں کانگرس ٹکٹ پر مسلمانوں کو کھڑا کرے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ کانگرس کا یہ دعویٰ کہ وہ تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے غلط ہے۔

راشٹر پتی آزاد نے لیبر حکومت کے قیام پر لیبر لیڈروں کو مبارکباد کے تار دیئے مگر چند ہفتے ہی گذرے تھے اسی راشٹر پتی نے کہنا شروع کر دیا کہ لیبر حکومت ٹوڈی حکومت سے بھی گئی گذری ہے۔ میں نے لیبر حکومت کو کوئی تار ارسال نہیں کیا لیکن کانگرس کا لیبر حکومت کو گالیاں دینے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ لیبر پارٹی کو ڈرا دھمکا کر اقتدار کی گدی حاصل کرنا چاہتی ہے۔

یقین رکھئے کہ ایسے اوچھے ہتھیاروں سے وہ اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی۔

فلسطین کے مسئلہ اور شرق الہند کی تحریک آزادی کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہودیوں کو بھی وہی بیماری ہے جو کانگرس کو ہے بیت المقدس میں اڑھائی لاکھ یہودیوں کو وہاں کی عام خواہشات کے خلاف

آباد کیا جا چکا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اور کونسے ملک میں اتنے یہودی آباد کئے گئے ہیں؟ مجھے یہودیوں سے کوئی نفرت نہیں۔ مگر وہ فلسطین میں اسی مذموم ارادے سے داخل ہو رہے ہیں کہ اسے دوبارہ فتح کرلیں۔ اس مقصد کے لئے وہ برطانیہ اور امریکہ کی مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہودی اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونگے۔ میں چاہتا ہوں کہ برطانیہ اور امریکہ فلسطین کو تنہا چھوڑ دیں۔ پھر میں دیکھوں کہ یہودی کس طرح بیت المقدس کو ختم کرتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ یہودی بیت المقدس پر قبضہ کریں ہر مسلمان عورت اور مرد شہید ہو جائیگا۔ ہم اگرچہ غلام ہیں مگر ہماری ہمدردیاں ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو اپنی آزادی کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ فلسطین اور شرق الہند کے لوگ زندہ رہیں گے جب تک دوسروں کو غلام بنانے اور لوٹنے کا مسئلہ جاری رہے گا دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کا کوئی دوست نہیں ہے نہ انگریز نہ ہندو۔ اب ہمیں انگریز اور ہندو کی متحدہ طاقت سے لڑنا ہے۔ یہ بھی بنیا ہے وہ بھی بنیا۔ اسلام ہمیں غیر اللہ سے ڈرنا نہیں سکھاتا۔ ہم ڈٹ کر مقابلہ کرینگے اور انشاء اللہ کامیاب ہوں گے

پشاور

قائدِ اعظم نے نعروں کی گونج میں تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ برادرانِ اسلام! میرے پاس الفاظ نہیں جن کے ذریعے آپ کا شکریہ ادا کر سکوں، آپ نے جلوس اور آج کی کانفرنس میں مجھے جو عزت بخشی ہے میں اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے جو محبت اور عقیدت ظاہر کی ہے اس کو دیکھ کر یہ آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سرحد کے مسلمان اب پوری طرح بیدار ہو چکے ہیں۔ اب ان میں زندگی کی لہر دوڑ رہی ہے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میں ۱۹۳۶ء میں یہاں آیا تھا اور دس دن ٹھہرا تھا۔ اب پورے نو سال بعد میں دوبارہ یہاں آیا ہوں۔ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ ۱۹۳۶ اور اب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس کا سبب کیا ہے؟ میرے پٹھان بھائیو! تم دھوکے میں تھے تم کانگرس کے جال میں پھنس گئے تھے۔ اب تم اس جال سے نکل گئے ہو زندہ باد

کے نعرے) ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ کچھ چیز نہیں تھی۔ لیکن مسلسل محنت اور قربانی سے آج یہ حالت ہے (اجتماع کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے) آج اس حقیقت سے ہر کس و ناکس آگاہ ہے۔ اور ہندو مسلمانوں سے بھی اچھی طرح آگاہ ہے کہ مسلم لیگ اب مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے کروڑوں مسلمان مسلم لیگ کے ساتھ ہیں جن لوگوں کو یقین نہیں وہ آکر یہ جلسہ دیکھیں۔ اس سے بڑھ کر میں کیا ثبوت دے سکتا ہوں۔ مسلمان کا خدا ایک ہے مسلمان کی کتاب قرآن ایک ہے۔ مسلمان کا پیغمبر ایک ہے (نعرہ ہائے اللہ اکبر) مسلم لیگ نے یہ کوشش کی ہے کہ مسلمان بھی ایک ہو جائیں۔

ہمارا مقصد اور نصب العین یہ ہے کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو۔ یہ بات اب اتنی عام ہو چکی ہے کہ محتاج وضاحت نہیں رہی۔ یہ حقیقت تمہیں ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ مسلمانوں کا کوئی دوست نہیں ہے۔ نہ انگریز، نہ ہندو۔ اب ہمیں انگریز اور ہندو کی متحدہ طاقت سے لڑنا ہے۔ یہ بھی بنیا ہے وہ بھی بنیا۔ اسلام ہمیں غیر اللہ سے ڈرنا نہیں سکھاتا۔ ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور انشاءاللہ کامیاب ہونگے۔

شملہ میں کیا ہوا۔ یہ کانگرس اور یہ کانگرس کے لیڈر جو آپ کو دھوکا دے رہے تھے شملہ میں کہتے تھے کہ مسلمان کو جو پانچ نشستیں ملی ہیں

ان میں سے دو ہمیں دے دو یہ انگریز کو "ہندوستان سے نکل جاؤ"
کے نعرے لگانے والے شملہ میں جاکر وائسرائے کے سامنے جھک گئے
لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ کامیاب نہ ہوئے اور ان کا بھرم اور فریب
کھل گیا۔ اور اب ہر ایک مسلمان کانگرس کے اس فریب کو سمجھنے لگا
ہے۔ کانگرس کا مقصد فریب بازی سے مسلم لیگ کو نیچے گرانا تھا۔
چنانچہ اس نے انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح مسلم لیگ کی گردن
جھکائی جائے۔ مگر جب یہ نہ ہوا تو ویول صاحب کے بوٹ چاٹنے
شروع کئے مگر خدا کی رحمت اور مدد ہمارے ساتھ تھی۔ وہ کامیاب
نہ ہوئے اور شملہ کانفرنس ٹائیں ٹائیں فش ہوئی۔

بعد میں کانگرس نے کہا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت
نہیں ہے۔ یہ احرار ہیں۔ یہ جمعیت العلماء ہیں خاکسار بھی ہیں اور کوئی مسلم
مجلس بھی ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اب اس بات میں بھی انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا
پڑے گا۔ کانگرس کے پاس پیسہ ہے اور پریس ہے۔ وہ اس کے بل بوتے
پر ہمارے خلاف جھوٹے اعلان کرتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف
گمراہ کن چالیں چلتے رہتے ہیں لیکن افسوس ہم میں ایسے کئی مسلمان
ہیں جو ہندو اخباروں کی باتوں کو سچ سمجھ لیتے ہیں۔

کانگرس جھوٹے اعلان شائع کر رہی ہے کہ پاکستان کو مسلمان

بھی نہیں سمجھتے کہ کیا ہے لیکن دراصل مسلمان کا بچہ بچہ سمجھتا ہے کہ مسلم لیگ کیا ہے اور پاکستان کیا ہے۔ کانگریس ہماری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھتی ہے حکومت ہند اور حکومت برطانیہ بھی اچھی طرح جان گئے ہیں کہ مسلمان کیا مانگتے ہیں۔ کانگرس کے لیڈر بھی سمجھتے ہیں لیکن غلط پراپیگنڈا جاری ہے۔ ہم نے کہا کہ آزاد الیکشن ہونے دیجیے پتہ چل جائے گا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی کیا رائے ہے۔ وہ پاکستان یعنی آزادی چاہتے ہیں کہ ہندو راج چاہتے ہیں۔

بھائیو! اگر آپ پاکستان چاہتے ہو تو جو بھی مسلم لیگ کا امیدوار ہو اور اس کو تمہارے صوبے کا پارلیمنٹری بورڈ ٹکٹ دے۔ اس کو کامیاب بناؤ۔ تمہارے صوبے میں ۳۸ ممبروں کی جگہ ہے اور سو امیدوار ہیں۔ سب کو تو ٹکٹ مل نہیں سکتا۔ اس لئے مسلمانوں اگر تم سچے دل سے مسلم قوم کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو بورڈ جو بھی فیصلہ کرے اس کو منظور کر لو۔ میں جانتا ہوں کہ بہت سے مسلمان اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں۔ درخواستیں سو یا ڈیڑھ سو بھی آسکتی ہیں لیکن ٹکٹ تو صرف ۴۰ کو ملے گا۔ باقی سب ناراض ہو جائیں گے اور اگر انصاف نہ ہوا تو زیادہ ناراض ہو جائیں گے۔ لیکن میرے بھائیو اس وقت بڑا نازک وقت ہے۔ مسلمانوں کو ایک دوسرے سے ناراض نہیں

ہونا چاہئے۔ پٹھان تو بہت زیادہ منظم قوم ہے۔ پٹھان دوسرے صوبوں سے بہادر ہیں۔ ہم ہندوستان میں آزاد تھے۔ صوبہ سرحد ہمارا آخری مورچہ تھا۔ ہم پہلے مورچے پر ہار گئے تھے۔ ہم بہت پہلے غلام بن گئے۔ آخری غلام تم بن گئے (اس موقعہ پر حاضرین میں سے اکثر کی چیخیں نکل گئیں اور فرط غم سے زار و قطار رونے لگے)

مسلمانوں سوچو اور سمجھو اگر پٹھان میری بات سمجھ گیا تو ہماری قوم کی قسمت کا فیصلہ ہو جائے گا۔

میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں متحد رکھے اور تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میری بات مان جاؤ آزادی کا ایک ہی راستہ ہے کہ مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دو تاکہ تمہیں تمہارا پاکستان مل جائے۔ اگر تم نے مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ہندو راج چاہتے ہو۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم ہندو راج چاہتے ہو؟ (نہیں نہیں کی آوازیں) یقین کرو ہم یہ الیکشن وزارتیں بنانے کے لئے نہیں لڑ رہے۔ ساری دنیا کی آنکھیں تم پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر آپ نے اس موقع پر غلطی کھائی تو مسلمانو میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں تم کو اچھوت بن کر رہنا ہوگا اور ہندوستان میں اسلام کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ میں جب

شکار پور میں تھا تو مسلمانوں کو بھی سمجھایا۔ میں تم سے بھی یہی اپیل کرتا ہوں کہ مسلم لیگ نے اگر ہندو کو بھی ووٹ دیئے تو اپنا ووٹ اسی کو دینا کیونکہ وہ ووٹ مسلم لیگ کے نام لکھا جائے گا۔ آپ اس کو اچھی طرح سمجھیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

"سب سے خراب مسلمان میں ہوں میرا گناہ یہ ہے کہ مسلمان کو ایک جھنڈے تلے اور ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا ہے"۔

اگر ہمارے ہندو بھائی آزادی چاہتے ہیں۔ تو ہم زیادہ آزادی چاہتے ہیں۔ ہم ہندو کے مقابلے میں ہزار بار زیادہ آزادی کے خواہشمند ہیں۔ میرے پٹھان بھائیو معلوم ہے ہندو کیا چاہتے ہیں انگریز کو یہاں سے نکالنے کی بات دور ہے وہ تو چاہتا ہے کہ مسلم انگریز اور ہندو دونوں کے غلام بن جائیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوگا ہم مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں پر آزاد اور خود مختیار ہوں اور صحیح اسلامی حکومت قائم ہو۔ ہم غیر مسلمان سے انصاف کریں گے۔ بلکہ ہم ان سے دریا دلی سے پیش آئیں گے۔ تاریخ پڑھیئے۔ ہمارے ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہم ہمیشہ غیر مسلمانوں سے کیا مثالی سلوک کرتے آئے ہیں۔ ہمارے صوبوں میں جو غیر مسلمان رہیں گے وہ بھی

خوش رہیں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہندو بھی آزاد ہوں اور مسلم بھی آزاد ہو جائیں۔

ہندو اکھنڈ ہندوستان اور بھارت ماتا کے نعرے لگاتا ہے جیسے یہ سارا ہندوستان اس کے باپ دادا کی جائیداد ہے کیا انہیں پتہ نہیں کہ اس ہندوستان پر ہم نے آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے۔ آج ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کا کیوں نشہ چڑھ گیا۔ سبب یہ ہے کہ مسلمان ہر لحاظ سے ہندوؤں سے پیچھے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اب اتنی طاقت ہے کہ انگریز پر دباؤ ڈال کر کوئی ایسا قانون بنوانا جس سے مسلمان کچلے جائیں۔ ہندو چاہتا ہے کہ ہماری حالت خراب سے بھی خراب ہو جائے۔ اس کے دماغ میں ہمیں تباہ کرنے کا خبط سما گیا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ مسلمان کبھی کچلا نہ جائے گا۔ انگریز اور ہندو مل کر جس طرح چاہیں چالیں چلیں۔ وہ ناکام ہونگے۔ ہم ہندوستان میں آزاد ہونا چاہتے ہیں اور عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو اگر انگریز کے ساتھ مل کر اپنی چال میں کامیاب ہو گیا تو ہم ختم ہو جائیں گے۔ ہماری تہذیب اور تمدن تباہ ہو جائیگا ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے اکثریت کے صوبوں میں آزاد ہو جاؤ عزت کی زندگی بسر کرو۔ لیکن خدا کے بندو ہمیں بھی آزاد ہو جانے دو تاکہ

ہم بھی سکھ کا سانس لے سکیں۔ لیکن ہندو چاہتا ہے کہ جہاں اس کی اکثریت ہے وہ تو اس کے جیب ہی میں ہے لیکن جہاں مسلمان اکثریت میں ہے اس کو بھی اپنے قبضہ میں کرے ایسا کبھی نہ ہوگا ایسی صورت کو روکنے کے لئے ہم ہر قربانی کرینگے۔ ہندو اور انگریز دونو سمجھ لیں۔

یہ انتخابات پہلا مرحلہ ہے یہ چھت پر پہنچنے کے لئے پہلی سیڑھی ہے۔ سارے ہندوستان کے مسلمانو۔ اگر تم نے یہ ثابت کر دیا کہ ہم پاکستان چاہتے ہیں تو ہماری آدھی جنگ ختم ہو جائے گی اور اگر اس میں آپ فتحیاب نہ ہوئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ختم ہو گئے یہ امتحان اور آزمائش کا وقت ہے اگر تم نے ہمارے حق میں ووٹ دیا یعنی اپنی رائے ہمارے حق میں دی تو کوئی شک نہیں کہ ہم تم بھائیوں کی مدد سے پاکستان انشاءاللہ حاصل کریں گے (نعرہ ہائے اللہ اکبر و پاکستان زندہ باد)

وہ لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ مسٹر جناح قربانی نہیں کرتے وہ کبھی بھی جیل نہیں گئے مسلم لیگ نے اب تک کیا قربانی کی؟ یہ صرف طعنہ دینے کی بات ہے۔ مسلمان بہادر ہے۔ وہ ایسی باتوں سے بھڑک اٹھتا ہے" میں آپ سے پوچھتا ہوں ۲۱-۱۹۲۰ء کے اندر کس نے قربانی کی؟ مسٹر جناح کو چھوڑ دیجئے وہ تو خراب آدمی ہے لیکن جانتے ہو کہ کس کے

خون سے مسٹر گاندھی سارے ہندوستان کے لیڈر بن گئے؟ اس وقت مسلمانوں نے قربانی کی۔ مسلمانوں نے خون بہایا لیکن فائدہ ہندو نے اٹھایا۔ علی برادران اسلام کے لئے ہمیشہ اپنی جان تک دینے کو تیار رہتے تھے۔ اپنا مطلب حل ہونے سے پہلے مسٹر گاندھی نے کہا کہ میں علی برادران کی جیب میں ہوں لیکن جب اس کا مطلب نکل گیا تو مسٹر گاندھی نے علی برادران کو لات مار کر باہر نکال دیا ۱۹۳۰-۳۱ء میں آپ کے صوبے نے کم قربانی کی۔ لیکن آپ کو کیا ملا ہے۔ گول میز کانفرنس میں کیا ہوا۔ ہندو نے آپ کی مخالفت میں کیا پارٹ ادا کیا؟ غور کیجئے یہ غور کرنے کی باتیں ہیں۔

۱۹۲۷ء میں آپ کے صوبے کے لئے اصلاحات کی خاطر ہم لڑ رہے تھے۔ میں اس کے لئے ہر طرح کوشاں تھا لیکن کانگرس اور ہندو نے سخت مخالفت کی۔ دوسری گول میز کانفرنس میں کانگرس اور ہندوؤں نے یہ کوشش کی کہ آپ کا یہ صوبہ دوسرے صوبوں کی طرح نہ بنے لیکن ناکامی ان کی قسمت میں لکھی تھی۔ اب آپ بتائیے کہ آپ کے صوبے کو جو اب درجہ حاصل ہے کہ آپ کا یہ صوبہ دوسرے صوبوں کی طرح بن گیا وہ کس کی کوششوں کا نتیجہ ہے؟

کہتے ہیں کہ آپ کی مدد کانگرس نے کی۔ لیکن وہ آپ کی مدد کے لئے

نہیں آئے تھے۔ ان کا اپنا مطلب تھا۔ اب پھر پچیس ہزار روپیہ بمبئی سے آیا ہے۔ وہ سرخ پوشوں کے لئے ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے محض مسلمانوں کو خریدنے کی کوشش ہے۔ بھائیو آپ نے اتنی قربانیاں کیں۔ کانگرس نے نہیں کیا دیا (ایک پٹھان نے کھڑے ہو کر با آواز بلند کہا "کانگرس نے ہمیں جوتیاں لگائیں) قائد اعظم نے برجستہ فرمایا۔ اس سے بھی زیادہ جوتیاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے

مسلمانو! ایک ہی راستہ ہے ایک ہو جاؤ۔ مسلم لیگ میں قوت اور طاقت پیدا کرو۔ انشاءاللہ برطانیہ یہاں نہیں رہ سکتا جانتے ہو اگست کا ریزولیوشن کیا تھا۔ اگست کی قرارداد یہ تھی کہ ہندوؤں کی آزادی اور ہماری غلامی۔ مگر ہم مسلمان اتنے بیوقوف نہیں۔ ہم کو ۱۹۲۱ء والے سال کا تجربہ ہے۔ ہم ہندو کی مدد کر کے اپنی غلامی کی مدت میں اضافہ نہیں کریں گے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس میں تو ہماری موت ہے۔ اب تم لوگ مسلمان کو بیوقوف نہیں بنا سکتے۔ ہم اکھنڈ ہندوستان میں نہیں بلکہ پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں۔

جب تک مجھ میں جان ہے۔ میں ایک مسلمان کے خون کا قطرہ ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ اب سوال یہ سیدھا ہے آپ

کو سمجھنا چاہئے کہ قربانی کس وقت کرنی ہے کس موقع پر کرنی ہے یہ آپ کے جرنیل کا کام ہے۔ جو اپنے فرض کو اچھی طرح جانتا ہے۔ یقین کرو۔ جب وقت آیا تو میں سب سے پیش پیش ہوں گا۔ تمہیں بھی ساتھ لے کر نکلوں گا۔ اور پھر میں پیچھے نہیں ہٹوں گا (نعرہ ہائے تحسین) لیکن یہ نہیں چاہتا کہ صرف اس لئے جیل جاؤں کہ باہر آکر لوگوں سے کہوں، میں جیل میں گیا تھا۔ میں اب جیل سے آیا ہوں۔ میں نے قربانی کی ہے وغیرہ وغیرہ کیا تمہیں یاد ہے کہ مسٹر گاندھی جیل میں گئے تو آغا خاں محل میں رہے۔ بیوی اور پرائیویٹ سکرٹری ساتھ تھے۔ مگر گولیاں کس نے کھائیں اور شہرت کس نے حاصل کی۔ یہ بات میں کبھی نہیں کہہ سکتا کہ میں جیل میں تھا۔ تم نے ایسا کیوں کیا! آپ نے یہ غلطی کی تھی۔ کانگرس نے تو یہ حکم نہیں دیا تھا۔ میں یہ کبھی نہیں کروں گا۔ کہ لوگوں کو خواہ مخواہ مرواؤں اور پھر انکار کردوں اور موقعہ آنے پر فائدہ حاصل کروں۔ یہ ڈھونگ ہے۔ جال ہے سیاست نہیں۔ مسلمان عظیم الشان قوم ہے اور اس کا تجربہ کار جرنیل ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جب آگے بڑھیں تو شکست نہ ہو اور اگر شکست ہو تو عزت مندانہ ہو۔ ہم بے عزتی نہیں

کروائیں گے قوم کو ذلیل نہیں کرنا چاہتے۔

تم میں اب جان اور تڑپ ہے۔ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں۔ رسول کا واسطہ دیتا ہوں کہ دس کروڑ مسلمانوں کی عزت کا خیال کرو۔ جو راستہ میں نے تمہیں بتایا ہے۔ سچا راستہ وہی ہے۔ صوبہ بورڈ کے بعد سنٹرل بورڈ فیصلہ کریگا یہ فیصلہ جیسا بھی ہو مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دو۔ مجھے پتہ ہے تم میں بہت سے لوگ وزارت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ بلی کو چھچھڑوں کے خواب مگر ایسے لوگ بڑی بھول میں ہیں۔ اس طرح تم دس کروڑ مسلمانوں کا اتحاد تباہ کرو گے۔ چیف منسٹر یا منسٹر کیا بنو گے۔ اگر لڑتے رہو گے تو تم زندہ نہیں رہو گے۔ خدا کے لئے صوبہ اور مسلم لیگ میں قوت پیدا کرو۔ پاکستان قریب ہے۔ خدا تمہاری مدد کرے گا

"میں ہندوؤں سے کہتا ہوں کہ تم ہندوستان میں آزادی اور
عزت سے رہو اور مسلمانوں کو پاکستان میں آزادی اور عزت
سے زندگی بسر کرنے دو"

لاہور

ہم صرف وہی طلب کر رہے ہیں جو ہمارا حق ہے میں ہندوؤں سے کہتا ہوں کہ تم ہندوستان میں آزادی اور عزت سے رہو اور مسلمانوں کو پاکستان میں آزادی اور عزت سے زندگی بسر کرنے دو۔ ہم اچھے ہمسایوں کی طرح رہیں گے۔ آؤ اس اصول کی بنا پر انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کریں

ہم پاکستان کے لئے کیوں جدوجہد کر رہے ہیں؟ یہ کیا بات ہے کہ مسلمان مرد عورت اور بچے پاکستان کے لئے اپنا خون بہانے پر تیار ہیں! صرف اور صرف اس لئے کہ اگر ہم پاکستان حاصل نہ کریں تو ہندوستان سے اسلام اور مسلمان ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ ہمیں شودر بنا دیا جائے گا۔

مسلمان محض آقاؤں کی تبدیلی نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز ہندوؤں کی غلامی قبول نہیں کریں گے۔ ہندو ہم سے کیوں جبراً گاندھی جی کی جے کہلوانا چاہتے ہیں۔ ہم اسے ہرگز ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

ہندو اخبارات ننانوے فی صدی مسلم لیگ کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ یہ اخبارات دنیا کو بتاتے ہیں کہ مسلم لیگ محض چند نوابوں اور خان بہادروں کی جماعت ہے اور مسٹر جناح اکیلے ہی پاکستان کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ لیکن مرکزی اسمبلی کے انتخابات نے کیا ثابت کیا ہے؟ کانگرسی رہنما اس مسئلہ میں کیوں چپ سادھ گئے۔ مرکزی اسمبلی کے انتخابات نے مسلم لیگ کے متعلق کانگرسی اخبارات کا جھوٹا پراپیگنڈا بالکل بیکار کر کے رکھ دیا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اس کامیابی کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ جیسی سو فیصدی کامیابی ان انتخابات میں مسلم لیگ کو حاصل ہوئی ہے۔

پنجاب پاکستان کا بازوئے شمشیر زن ہے۔ آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ اس قدر محنت سے کام کیجئے کہ صوبائی انتخابات میں بھی آپ کو سو فیصدی کامیابی نصیب ہو۔

میں جانتا ہوں کہ یہاں گورنر، دفتری حکومت، تحصیلدار، ذیلدار، مجسٹریٹ اور کمشنر کیا کر رہے ہیں۔ یہ تمام آپ کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔

وہ مسلمانوں پر جبر و ستم کرنے، ڈرانے، دھمکانے اور رشوت دے کر اپنا کام نکا لنا چاہتے ہیں۔ مگر ایسی باتوں سے فائدہ؟

میں نے اخبار میں پڑھا کہ کوئی یہودی ایجنسی شاہ ابن سعود کو پچیس لاکھ پونڈ صرف اس لئے پیش کر رہی تھی کہ وہ پاکستان کے سوال پر خاموش رہیں۔ لیکن ان کا جواب کیا تھا؟ "میں اپنی قوم اور عقیدہ کو کسی قیمت پر فروخت نہیں کروں گا"۔ انہوں نے ایسی پیش کش کرنے والے پر پچیس لاکھ بار لعنت بھیجی۔

یہ ہمارے امتحان کا وقت ہے۔ پنجاب اب کسی سے نہیں ڈرتا۔ آپ میں آزادئ فکر اور آزادئ تقریر پیدا ہو چکی ہے۔ اب آپ کو لازم ہے کہ آزادئ عمل بھی حاصل کریں۔ اس کا اظہار ان انتخابات پر کیجئے۔ رنگلانسی، دفتری حکومت، یونینسٹ یا کوئی اور ہندو مسلم لیگ کے خلاف

متحد ہو چکے ہیں، اسے پاش پاش کر دیتے۔

اگر مسلمان متحد ہو کر مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں جیسا کہ ہم مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں ہوئے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو ہمیں اس محبوب مقصد پاکستان کے حصول سے باز رکھ سکے۔

ہماری لڑائی اس بے جان یونینسٹ پارٹی کے خلاف نہیں
بلکہ ہم ملوکیت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ہر دیانتدار پنجابی
کو خواہ وہ ہندو ہو یا سکھ ہمارا ممنون ہونا چاہیے
پنجاب مسلم لیگ دفتری حکومت کا قلعہ مسمار کر رہی ہے

لاہور

اسلامیہ کالج کے طلبار اور دوسرے مسلم طلباء نے نہایت قابل قدر کام کیا ہے۔ میرے پاس ایسے مناسب الفاظ نہیں کہ میں آپ کے کام اور قربانیوں کی تعریف کر سکوں۔ آپ نے نہایت بے غرضی اور خلوص سے کام کیا ہے۔ میں آپ کو تمغے یا مربعے نہیں دے سکتا۔ مگر آپ کا انعام یہی ہے کہ آپ اپنی قوم کی خلوص اور بے غرضی سے خدمت کر رہے ہیں۔

میں اپنی آنکھوں سے پنجاب کی صورت حال کا معائنہ کرنے اور یہ دیکھنے آیا ہوں کہ ہم میدان جنگ کے اس محاذ پر کیا کر رہے ہیں؟ میں براہ راست حالات دیکھنے اور آپ کی مشکلات کا اندازہ کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ میرا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم دیکھیں کہ کونسی باقاعدہ راہ عمل اختیار کی جائے؟ میں نے

ان دنوں میں تمام چھوٹی چھوٹی باتوں کی جانچ پڑتال کی ہے اور دیکھا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ میں آپ کے صوبائی لیڈروں اور ان کے اس کام سے جو انہوں نے آج تک کیا ہے بہت خوش ہوں۔ میں نے صوبہ بھر کے غریبوں اور امیروں سے تبادلۂ خیالات بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے مختلف شہروں سے میرے پاس سینکڑوں خطوط بھی آتے رہتے ہیں۔ میں پنجاب میں ایک مکمل انقلاب دیکھتا ہوں۔ اس سے پہلے اس صوبہ میں کبھی یہ کیفیت پیدا نہیں ہوئی۔

مجھے علم ہے کہ آپ کے راستہ میں بہت سی مشکلات ہیں۔ آپ کو افسروں کی انسانیت سوز، وحشیانہ اور سراسر مجرمانہ مداخلت کا مقابلہ کرنا ہے۔ پنجاب کے کونے کونے سے چیخ و پکار اٹھ رہی ہے۔ اخبارات میں اس کا چرچا ہے۔ اس سلسلہ میں کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے مگر گورنر کے پیدا کردہ پٹھو اپنی ان حرکتوں پر نادم نہیں۔ یہ مداخلت مسلمانوں کے لئے سخت مضر ہے یہ گلانسی خضر محور ہے۔

یونینسٹ ان آخری دموں پر ہیں، وہ ختم ہوا ہی چاہتے ہیں۔ ہماری جنگ اس بے جان یونینسٹ پارٹی کے خلاف نہیں

بلکہ ہم ملوکیت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ ہر دیانت دار پنجابی کو خواہ وہ ہندو ہو یا سکھ ہمارا ممنون ہونا چاہیئے۔ پنجاب میں مسلم لیگ دفتری حکومت کا قلعہ مسمار کر رہی ہے (پُرزور تالیاں)

مسلم لیگ کی اور ایک مخالف نام نہاد نیشنل کانگرس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ اُس کے چور بازار (بلیک مارکیٹ) کی دولت کے باوجود مسلم لیگ نے مرکزی اسمبلی میں سو فی صدی نشستیں حاصل کیں۔ کانگرسی لیڈر کہتے ہیں کہ کانگرس نے اپنے ٹکٹ پر کسی مسلمان کو کھڑا نہیں کیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ انہیں کس نے منع کیا تھا؟ انہوں نے کیوں اپنے امیدوار کھڑے نہیں کئے۔ ایسے دو غلے مسلمانوں کو نیشنلسٹ لبادے میں کیوں پیش کیا گیا؟

کانگرسی اخبارات نے بیرونی ممالک کے باشندوں کو دھوکا دینے اور بہکانے کی بے حد کوشش کی۔ مگر اس کے باوجود بیرونی دنیا میں مسلم لیگ کی حیثیت مسلّم ہو گئی۔

پرنسپل اسلامیہ کالج ڈاکٹر عمر حیات ملک کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آپ نے شاندار کام کیا ہے۔ آزادی کے لئے جو آئینی جدوجہد جاری ہے۔ اس میں بہت بڑا خطرہ درپیش

ہے۔ آئندہ دو مہینے ہمارے لئے بہت ہی اہم ہیں۔ اپنے طلباء کو اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے چھوڑ دیجئے۔ جب دوسری برسرپیکار قوموں کے رہنما اپنے نوجوانوں کو گولیوں کا سامنا کرنے کے لئے بھیج سکتے ہیں تو کیا اپنی قومی جنگ جیتنے کے لئے دو مہینے کی قربانی بہت بڑی چیز ہے (پُرزور تالیاں)

پنجاب مسلم لیگ کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ درحقیقت اس کا کام گذشتہ دو برس سے شروع ہوا جب کہ ہم نے اس نکمی یونینسٹ پارٹی سے اپنا رشتہ توڑا۔ اس سے پہلے ہم میں غدار اور منافق گھسے ہوئے تھے جو ہمیں کوئی کام نہیں کرنے دیتے تھے۔ یہ بچھو جو ہمارے سینے پر چڑھا بیٹھا تھا اب اتار پھینکا گیا ہے۔

گذشتہ دو برس سے جو کچھ پنجاب میں ہو رہا ہے میں اس کی طرف خوب متوجہ ہوں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کے رہنماؤں نے مسلسل اور متواتر جدوجہد کی۔ انہوں نے یہ جنگ خوب لڑی ہے اور میں خوش ہوں کہ صوبائی لیڈروں میں کوئی اختلاف نہیں۔ اگر کوئی خامیاں ہوں تو آپ کو درگذر کرنا ہوگا۔ کیونکہ ابھی یہاں مسلم لیگ پوری طرح منظم نہیں ہوئی۔

اسلامی ہند کی یہ لڑائی جو پاکستان کے لیئے لڑی جارہی ہے ہندوؤں کے خلاف نہیں ہے۔ ہم پاکستان کس سے حاصل کر سکتے ہیں؟ ہندوؤں سے ہرگز نہیں! وہ تو خود غلام ہیں۔ یہ پاکستان، تو ان ہاتھوں سے حاصل کرنا ہے جو اسے ہاتھ سے دینا نہیں چاہتے اور ہمارے اوپر مسلط ہیں۔ پاکستان کا مطلب محض مسلمانوں کی آزادی نہیں بلکہ یہ سب کی آزادی ہے۔ اگر ہندو آج تقسیم ہند پر راضی ہو جائیں تو ہم چشم زدن میں اپنا مقصد پا لیتے ہیں۔ لیکن اگر وہ تمام ہندوستان کی حکومت کے خواب دیکھتے ہیں تو وہ خود اس نیم براعظم کی غلامی کے ذمہ دار ہیں۔ ہندو کیا چاہتے ہیں؟ جے ہند، بھارت ماتا اور اکھنڈ ہندوستان کے خواب احمقانہ خواب ہیں۔ بات تو یہ ہے کہ وہ ہمیں برطانوی سرمایہ داری کے چنگل سے نکال کر ہندو سرمایہ داری کا طوق پہنانا چاہتے ہیں۔

آزادی پاکستان کے بغیر کبھی نہیں مل سکتی۔

قائدِ اعظم نے طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مستقبل انتخابات میں کامیابی کی صورت میں ہی درخشندہ ہو سکتا ہے۔ میری آپ سے یہ اپیل ہے کہ آگے بڑھو یہ فکر

نہ کرو کہ تمہاری تعلیم کو نقصان پہنچے گا۔ اگر آئندہ آپ کو مطالعہ بالکل چھوڑنا پڑے۔ تو آپ بلا پس و پیش چھوڑ دیں۔

پنجاب کو اپنے الیکشن کے لئے جتنا روپیہ چاہیئے۔ اگر اتنا روپیہ جمع نہ ہو سکا تو میں اس سلسلہ میں پنجاب کی پوری پوری امداد کروں گا۔ میں پنجاب کو لیگ کے مرکزی فنڈ سے بھی روپیہ دلاؤں گا۔ یقین جانیئے اگر مجھے قرض بھی لینا پڑا تب بھی پنجاب کی امداد کروں گا۔ لیکن پنجاب کے نام میرا یہ پیغام ہے کہ کام کرو۔ کام کرو۔ کام کرو۔

پاکستان کا مطلب صرف مسلمانوں کی آزادی نہیں بلکہ
سب کی آزادی ہے، یہ ہندو ہیں جو اس ملک کی
آزادی روکے بیٹھے ہیں، وہ جے ہند، بھارت ماتا
اور اکھنڈ ہندوستان کے خواب دیکھ رہے ہیں

لاہور

کانگرس لیڈر ہمیشہ اپنے مطلب کی بات کہتے ہیں اور اپنی صدارت میں کرنے سے کبھی نہیں چوکتے۔ وہ مدت سے مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوے کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلم لیگ کے مقابلہ میں کانگرسی امیدوار کیوں کھڑے نہیں کئے؟ یہ ان کا گھٹیا پن ہے۔ آج مرکزی اسمبلی کی سو فی صدی کامیابی پر کانگرس بالکل گونگی ہے۔ کانگرس جنگ کے پہلے مرحلے پر ہی بھاگ اٹھی ہے۔ کانگرسی مسلمانوں میں سے ایک بھی مسلم لیگ کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکا نام نہاد کانگرسی مسلمانوں کو کھڑا کیا گیا۔ بلیک مارکیٹ کے کمائے ہوئے روپیہ میں سے لاکھوں روپے بُرے مقصد کیلئے خرچ

کیے گئے۔ ہمیں سو فی صدی کامیابی ہوئی اور ہمارے اکثر مخالفوں کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔

پاکستان کا مطلب صرف مسلمانوں کی آزادی نہیں بلکہ سب کی آزادی ہے۔ یہ ہندو ہیں جو اس ملک کی آزادی کو روکے بیٹھے ہیں۔ وہ جے ہند، بھارت ماتا اور اکھنڈ ہندوستان کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

پنجاب کے مسلم طلباء نے پاکستان کے لئے جو قربانی کی ہے اور بہت جانفشانی سے کام کیا ہے۔ پنجاب کے کونے کونے میں ایک انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔

پنجاب میں ایسی زندگی کبھی نہیں دیکھی گئی۔ یہاں تو لوگ پاکستان کے لفظ سے خائف ہو جاتے تھے۔ آپ کے دلوں میں ولولے اور روحوں میں تڑپ تھی۔ مگر آپ اپنے جذبات ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ اب آپ میں روح بیدار ہو چکی ہے۔ اگرچہ آپ ابھی اس خوف سے آزاد نہیں ہوئے مگر آزادی خیال میں پیدا ہو چکی ہے۔ اور آپ اسے ظاہر کر رہے ہیں۔ اسی بنیاد پر ان انتخابات کی مہم میں کام کرنا ہے۔

اپنی آزادی کے راستہ میں ہمیں بہت سے خطرات کا مقابلہ کرنا ہے۔ مسلم طلباء کا فرض ہے کہ اب ایک ایک گاؤں، ہر ایک ضلع اور انتخابی حلقہ میں ایک ایک ووٹر تک مسلم لیگ کا پیغام پہنچائیں۔

سرکاری مداخلت کے متعلق حکومت کے پاس بے شمار شکائتیں پہنچائی گئی ہیں۔ مگر اس کے پٹھوان حرکات پر شرمندہ نہیں ہیں۔ اور وہ ان اوچھے ہتھیاروں سے دست کش ہونے کے لئے تیار نہیں جو مسلمانوں کے لئے سخت مضر ہیں میں نے اپنی تازہ ملاقات کے دوران میں وائسرائے سے بھی اس بات کا ذکر کیا مگر بے سود۔ ہم ان تمام حربوں کا مقابلہ کرنے اور ان پر قابو پانے کے ذرائع تلاش کرلیں گے۔ اور دیکھیں گے کہ "خضر گلانسی محور" ناکام ہو۔ یوم حساب آ رہا ہے اور یہ لوگ قانون اور انصاف کے ہاتھ سے بچ نہیں سکیں گے۔ یونینسٹ پارٹی کوئی پارٹی نہیں۔ یہ ایک کاسہ لیسوں کا گٹھ جوڑ ہے۔ غیر مسلموں کو مسلم لیگ کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ مسلمان پنجاب میں جمہوریت کے علمبردار ہیں۔

اگر آج آزاد اور ایماندارانہ انتخابات ہوں تو ہم

یہاں سو فی صدی نشستوں پر قبضہ کر لیں۔ لوگ ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ بات شک و شبہ سے بالا ہے۔

چاندی کی گولیوں کا ذکر کرتے ہوئے قائدِ اعظم نے فرمایا کہ مسلمانانِ پنجاب بمبئی کے مسلمانوں اور جنوبی افریقہ کے مسلمان بھائیوں کی تقلید کریں۔ حسابات کا انتظام براہ راست میرے ذمہ ہے۔ اور جو شخص چاہے ہر وقت حسابات دیکھ سکتا ہے۔

ہم پاکستان کے حصول کے لئے آخری دم تک
لڑنے کا عزم کر چکے ہیں

دہلی

اگر آپ متحد ہو کر اپنے حقوق کے لئے مسلسل جد و جہد کرتے رہیں گے تو مجھے اس میں قطعی شک کی گنجائش نظر نہیں آتی کہ آپ کو کامیابی نہ ہو۔ واقعہ تو یہ ہے کہ ہمارے خون میں کوئی ایسی ہی بات ہے جو ہم کو کبھی شکست قبول کرنے نہیں دیگی۔ ہم نے کامیاب اور فاتح ہونے کا پکا ارادہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ ہم فتحیاب ہونگے۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ انصاف، صفائی، بہی خواہی اور ہمدردی کی باتیں کی جائیں۔ مگر دنیا میں طاقت ہی وہ چیز ہے جو سب پر حاوی ہے۔

مسلمان گذشتہ دوسو سال سے اپنے معلومات کو بھولے ہوئے تھے مگر اب اُن کی آنکھیں کھل چکی ہیں۔ انہوں نے ہر چیز

کی حقیقت کو اس کی صحیح روشنی میں دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ نہ صرف ریلوے کے ملازمین بلکہ ساری مسلم قوم بالکل تباہ ہو جاتی اگر آل انڈیا مسلم لیگ اس رولر کو روکنے کے لئے کھڑی نہ ہو جاتی جو ان کو ہمیشہ کے لئے کچل دینے والا تھا۔

گذشتہ پانچ برس سے اپنا خون پسینہ ایک کئے ہوئے ہوں۔ اور مجھے دلی افسوس ہوتا ہے جب مجھے ہندوستان کے مختلف مقامات سے خطوط آتے ہیں۔ ان میں ایسی شکایات بھری ہوتی ہیں جو بہت پرانی ہو چکی ہیں یعنی بعض لوگ ہر جگہ مسلمانوں کی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ناجائز کارروائی پر ہر جگہ عمل ہو رہا ہے۔

ان تمام مشکلات اور تکالیف کا صرف ایک حل ہے اور وہ ہے پاکستان کا قیام! اس سے یہ تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور ہم اس کے حصول کے لئے آخری دم تک لڑنے کا عزم کر چکے ہیں۔

ہمارا مقصد وزارتیں بنانا نہیں ہے۔ ہم یہ الیکشن
اس سے اونچے مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ
مقصد ہے ۱۹۳۵ء کے غیر منصفانہ آئین سے نجات
پاکر پاکستان قائم کرنا جہاں حاکمانہ اقتدار ہمارا ہوگا

کلکتہ

اگر وزارتی مشن والے کھلے دل سے اور باعزت سمجھوتہ کے لئے آرہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ان پر اپنے حق کی سچائی ثابت کردیں گے۔ لیکن اگر انہوں نے پہلے ہی سے کوئی رائے قائم کرلی ہے جیسا کہ ہندو پریس باور کرانے کی کوشش کررہا ہے کہ ایک مجلس واضعان دستور اساسی اور ایسی ہی ایک نام نہاد نمائندہ سیاسی ایگزیکٹو کونسل بنائیں تو پھر نہ ہمارے لئے ان سے گفتگو کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہمارا ان سے کوئی مطلب۔

ہندو پریس یہ پروپیگنڈا کررہا ہے کہ برطانوی حکومت اب خود قدم اٹھائے اور تمام پارٹیاں راضی ہوں یا نہ ہوں پھر بھی ایک مجلس دستور آئین ساز بنادے۔ بعض لوگ اس سلسلہ میں ہمارا نام صاف طور پر لیتے ہیں اور بعض اپنے آپ

کو غیر جانب دار ثابت کرنے کے لئے ہمارا نام نہیں لیتے لیکن میں صاف کہے دیتا ہوں کہ یہ سب ہتھکنڈے بُری طرح ناکام ہوں گے۔ برطانوی حکومت مسلم لیگ کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ لہذا میں ہندو لیڈروں سے کہتا ہوں کہ "اب ہوش میں آجاؤ" برطانیہ کو خوش کرنے کی یہ ترکیبیں اور کوششیں کچھ کام نہیں دیں گی۔ اسی قسم کے ہندو لیڈر ہیں جو ملک کی آزادی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ تاریخ کی عدالت میں یہ لوگ مطعون قرار پائیں گے اور انہیں اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا کوئی ذی ہوش شخص ان سے یہ نہیں چاہتا کہ ۱۹۳۵ء کا آئین چلانے کے لئے یہ مل کر بیٹھیں۔ ہم پاکستان کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔ ہندو کہتے ہیں کہ "پاکستان کے نقشے سے آسام نکل گیا" سندھ بھی ڈانوا ڈول ہے اور صوبہ سرحد میں بھی لیگ کو شکست ہو گئی پھر بتاؤ کہ پاکستان کہاں ہے۔ ایسے لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ پاکستان کی پشت پر دس کروڑ مسلمانان ہند ہیں اور یہی پاکستان کی سب سے بڑی طاقت ہے"۔

۱۹۳۵ء کے آئین کے تحت ان صوبوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اسمبلی میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ اگر وہ سو فیصدی

کامیابی بھی حاصل کر لیں تب بھی وہ دوسروں سے ملے بغیر وزارت نہیں بنا سکتے۔ اس کھیل کے قواعد ۱۹۳۵ء کے آئین کی شکل میں دوسروں کے بنائے تھے اور اس بازی میں مسلمانوں کے خلاف پانسہ بہت بھاری تھا

لہٰذا ہمارا مقصد وزارتیں بنانا نہیں ہے ہم یہ الیکشن اس سے اونچے مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ مقصد ہے ۱۹۳۵ء کے غیر منصفانہ آئین سے نجات پا کر پاکستان قائم کرنا جہاں حاکمانہ اقتدار ہمارا ہو گا۔

لڑائی کے دوران میں مسٹر چرچل نے وکٹری (فتح) کی وی (V) کو اپنا نشان بنایا تھا لیکن میرا نشان یہ ہے (انگشت شہادت اٹھاتے ہوئے) اس کے معنی ہیں "مسلمانو ایک ہو جاؤ اور متحد ہو جاؤ"۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں تمہارے حق پاکستان سے محروم نہیں کر سکتی"

مسلمانان ہند اپنی قومی خود مختار ریاست چاہتے ہیں جہاں ہم اپنے نظریات کے مطابق اس طرح رہ سکیں جس طرح اسلام نے ہم کو تعلیم دی ہے اس مملکت کے حصول کی صرف ایک شرط ہے اور وہ ہے مسلمانوں کا اتحاد۔

بنگال میں جن لوگوں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ نہیں ملا وہ مایوس نہ

ہوں اور اسمبلی سے باہر رہ کر ہی کام کریں۔ انہیں چاہیئے کہ لیگ کے نامزد کردہ امیدواروں کی حمایت کریں اگرچہ وہ امیدوار کاٹھ کے اُلّو ہی کیوں نہ ہوں۔

لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ اس مقصد کے لئے اپنی جان تک دے دینگے۔ لیکن میں ان سے جان کی قربانی نہیں مانگتا ہیں تو صرف ان کے ووٹ چاہتا ہوں اور ان کا کام چاہتا ہوں۔

پاکستان کی اسکیم میں بنگال کا بڑا مقام ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان تعلیمی اور دوسری حیثیتوں سے پست ہیں۔ ہمارے لئے محض درخشاں ماضی پر فخر کرنا ہی کافی نہیں۔ ہمیں تو اپنی قوم کی تعمیر کرنی ہے اور اُسے معاشی اور سیاسی حیثیت سے مضبوط بنانا ہے۔ ہمیں اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو تعلیم دینی ہے تاکہ وہ ہر چیز کو صحیح طریقہ پر سمجھ سکیں اور قوم کی تعمیر میں اپنی قابلیت اور اہلیت کے مطابق حصہ لے سکیں۔

ہم مسلمانوں کی تاریخ الگ ہے۔ ہمارے قانون الگ ہیں
ہماری تہذیب، ہمارا تمدّن، ہماری زبان، ہمارا سالنامہ
کیلنڈر، ہمارے نام، ہماری روزمرہ زندگی، ہمارا فنِ تعمیر
ہمارے گیت غرض کہ ہماری زندگی کا پورا عمرانی واقتصادی
ڈھانچہ ہندوؤں سے مختلف ہے

شیلانگ

مسلمانوں نے برطانوی اقتدار اور ہندو راج سے آزاد ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے اور ہم برطانوی ہاتھوں سے ہندوؤں کے ہاتھوں میں طاقت کی تبدیلی کے لیے تیار نہیں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر ہم متحد رہیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے کو منظم کر لیں (گو ہم بہت پیچھے رہ گئے تھے) تو وہ وقت دور نہیں جب ہم ہر مشکل کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکیں"۔

ہندوستان کے مسلمانوں کی زبردست بیداری کا حوالہ دیتے ہوئے قائدِاعظم نے فرمایا مجھے بڑی مسرّت ہوئی ہے یہ دیکھ کر کہ لیگ اور پاکستان کا پیغام خواتین اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی زبان پر بھی سُنا جاتا ہے۔

ہم مسلمانوں کی تاریخ الگ ہے رہنما رے اپنے قانون الگ

ہیں۔ ہماری تہذیب، ہمارا تمدن، ہماری زبان۔ ہمارا اسالنامہ کیلنڈر، ہمارے نام۔ ہماری روزمرہ زندگی، ہمارا فن تعمیر، ہمارے گیت غرض کہ ہماری زندگی کا پورا عمرانی و اقتصادی ڈھانچہ ہندوؤں سے مختلف ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں کی زندگی کا ڈھانچہ ہم سے بالکل مختلف ہے۔ وہ صرف مختلف ہی نہیں بلکہ بعض موقعوں پر تو وہ معاندانہ بھی ثابت ہوا ہے۔ میں ان کو الزام نہیں دیتا۔ یہ ان کا فلسفہ اور تہذیب ہے۔ ہندو بُت پرستی کے قائل ہیں اور ہم نہیں۔ ہم مساوات آزادی اور رفاقت کے قائل اور حامی ہیں۔ برعکس اس کے ہندوؤں میں ذات پات کے جھگڑے ہیں۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم لوگ ایک ہی بیلٹ بکس میں رہیں۔ یہ بیلٹ بکس ہمارے لئے کس کام آسکتا ہے۔ ہندو اچھی طرح جانتے ہیں وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ ہم پر مہربان ہو جاتے ہیں اور ہم کو "بھائی" کہنے لگتے ہیں اور یہ سب کیوں اور کس لئے ہوتا ہے؟ اس لئے کہ مسلمانوں کو ایک اقلیت کی حیثیت دی جائے اور اس طرح بیلٹ بکس کے ذریعے ہم پر پورا اقتدار حاصل کر لیا جائے۔ وہ غلطی پر ہیں، وہ اپنے کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں

اور مسلمانوں کو بھی مگر اس کے باوجود وہ اس پر کمر بستہ ہیں اور یہ غلط طریق کار ان پر غالب ہے۔ بدقسمتی سے یہی ان کے بچپن کا خواب ہے اور جوانی کی تمنا۔ ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اچھی ہو یا بری بلکہ اچھی سے زیادہ بری کوششیں عمل میں لائی جاتی ہیں تاکہ مسلم لیگ کو کچلا جائے اور مسلمانوں میں افتراق پھیلایا جائے جس کا ہم مقابلہ کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے بالکل اسی طرح جیسے مجھے اپنے یہاں موجود ہونے کا یقین ہے کہ وہ ان کوششوں میں ناکام رہیں گے۔ بری طرح زک اٹھائیں گے۔

قائداعظم نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ اردو پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی اردو پڑھائیں اور ہدایت فرمائی کہ وہ مکمل و مصمم عزم کے ساتھ کام کریں تاکہ ایسے ستون بنائے جاسکیں جن پر ہندوستان کی زبردست مسلم قوم کی عمارت کھڑی کی جاسکے۔ آپ نے فرمایا "اپنے بچوں کو تعلیم دیجئے کیونکہ علم ایک روشنی ہے اور اس کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا رہتا ہے اپنی اقتصادی زندگی پھر سے سرتاپا منظم کیجئے اور مسلمانوں کے روزمرہ زندگی کے معیار کو بلند سے بلند تر کیجئے۔ آپ اپنے حلقوں میں کام کیجئے اور مردوں کو اپنے حلقوں میں کام کرنے دیجئے اور اس طرح آپ دونوں مل کر اپنی قوم کی آزادی کے لئے جنگ کیجئے۔

اپنی تقریر کے خاتمہ پر قائداعظم نے ان غیر اسلامی رسومات اور برائیوں
کا حوالہ دیا۔ جو مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں خواہ وہ ہندوؤں سے
ربط و ضبط کے سلسلے میں آئی ہوں یا ان لوگوں کے ذریعہ مسلمانوں پر
عائد کی گئی ہوں جو اپنے مفاد کے لئے سب کچھ کر گزرنے سے بھی
دریغ نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا "ہم کو چاہئے کہ ہم اپنی مقدس
کتاب قرآن مجید کی تعلیم کی طرف پھر رجوع ہو جائیں۔ ہم کو احادیث
اور اسلام کی زبردست روایات پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر ہم قرآن مجید
کے احکامات پر عمل پیرا ہوں اور احادیث اور اسلامی روایات کو
صحیح طور پر سمجھیں تو ہماری ہدایات کے ان میں تمام احکامات اور
ہدایات موجود ہیں۔"

پہلے کانگرس نے مسلمانوں میں تحریک رابطۂ عوام شروع کی تھی مگر اب اس کی پالیسی یہ ہے کہ اسے مسلم لیگ سے کوئی سروکار نہیں مسٹر گاندھی کی زیر قیادت سالہائے گذشتہ میں کانگرسی لیڈروں نے مجھ سے تین بار ملاقات کی اور تینوں مرتبہ مجھے اور مسلمانوں کو فریب دینے کی کوشش کی۔ وہ مجھے صرف اس لئے موردالزام ٹھہراتے ہیں کہ میں اور میری طرح دیگر مسلمان ان کے فریب میں نہیں آئے۔ وہ یہ نہیں بتا سکتے کہ انہوں نے مسلمانوں کے لئے کونسی منفعت بخش پیشکش کی تھی جسے ٹھکرا دیا گیا۔

کلکتہ

قائداعظم محمدؐ علی جناح نے کانگرسی لیڈروں کی خوں ریزی اور خانہ جنگی دھمکیوں کا جواب دیا۔ "ہم خوں ریزی کا چیلنج منظور کریں گے"۔

کانگرس کی موجودہ پالیسی کا حوالہ دیتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا

"مجھے مسرت ہے کہ اب کانگرس کی پالیسی بے نقاب ہوگئی ہے۔ انہوں (کانگرسیوں) نے ہر قسم کے ہتھکنڈے اور چالیں اختیار کر کے دیکھ لیں۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے انہوں نے ہر طریقہ سے اپنی امکانی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔ بہت سال ہوئے کہ

انہوں نے عام مسلمانوں میں تحریک رابطۂ عوام شروع کی تھی۔ اور مسلم عوام نے اس وقت پنڈت جواہر لال نہرو کو اس کا جواب بھی دیا تھا۔ مگر انہوں نے اپنا یہ ہتھکنڈہ بدل دیا ہے۔ اب وہ یہ کہتے ہیں۔ مسلم لیگ سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیوں؟ چونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے لیڈر کے پاس بہت مرتبہ گئے۔ مگر وہ ایک ایسی ہستی ہے جسے قائل نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہمیں ہر مرتبہ سردمہری سے جواب دیا گیا۔ نیز یہ کہ اس کے اطوار اچھے نہیں۔ مگر وہ (کانگرسی لیڈر) آپ کو یا دنیا کو یہ نہیں بتاتے کہ وہ کیا چیز تھی جس کی انہوں نے پیش کش کی تھی۔ وہ مسٹر گاندھی کی زیر قیادت مجھ سے تین مرتبہ (۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء اور سال گذشتہ ملے) اور گذشتہ سال مجھے تین ہفتہ تک مسٹر گاندھی سے ملاقات کا موقع ملا۔ کیا انہوں نے آپ کو یہ بتایا کہ وہ کونسی منفعت بخش شے تھی جسے وہ لیگ کے لئے پیش کرنے پر تیار ہوئے تھے۔ اور میں نے اسے مسترد کر دیا۔ جب بھی وہ میرے پاس آئے، مجھے اور مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے آئے

میرا قصور صرف اتنا ہے کہ میں ان کے دھوکے میں نہیں آیا۔ اور اب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں مسلم لیگ سے کوئی سروکار نہیں۔ اور اگر کوئی شخص پاکستان کا ذکر کرے گا تو ملک میں خانہ جنگی ہو جائے گی۔ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈلوانے اور مسلم لیگ کو کچلنے کے لئے پریس کارکن اور بلیک مارکیٹ سے حاصل کیا ہوا روپیہ غرض اپنی ہر امکانی کوشش کر رہے ہیں مگر وہ ناکام ہوں گے اور بُری طرح ناکام ہوں گے"

قائدِ اعظم نے ایک کانگرسی لیڈر کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں اُس نے کہا ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان میں اپنی تجارت جاری رکھنا چاہتا ہے تو اسے کانگرس سے سمجھوتہ کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح برطانیہ اور کانگرس کے اشتراک سے ہندوستان اور برطانیہ کی تجارتی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔ قائدِ اعظم نے فرمایا۔ "وہ اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان بھی ہیں اور ہماری حیثیت محض بے عمل تماشائیوں کی سی نہیں

ہوگی۔ ہندو سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایسے ہتھکنڈوں سے
برطانویوں کو جذباتی اقدام کرنے پر مجبور کر دیں گے۔
لیکن اگر برطانوی ماہر اقتصادیات صورت حال کا جائزہ لیں
تو وہ یہ دیکھیں گے کہ استعمال کی اشیاء جو برطانیہ سے
آتی ہیں ان کا بیشتر حصہ مسلمان ہی استعمال کرتے ہیں۔ بہر
صورت مسلم قوم اب بیدار ہے، ہم اپنی مدد کے
لئے اب خود تیار ہیں۔ ایک اور صرف ایک ہی لفظ ہے
جو میں آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ اور وہ اتحاد
ہے۔ ہم میں کامل اتحاد ہو اور ہم فتح یاب ہونگے"۔

کوئی ایسی تجویز یا چال نہ ہمیں قبول ہوگی - نہ ہم اسے برداشت کریں گے - جس کا مقصد موجودہ آئین کو طول حیات بخشنا ہوگا۔ اگر موجودہ آئین کے ماتحت تھوڑے بہت بھلے اور محدود دائرے میں کام کے لئے ہم قابل عمل اکثریت کے ساتھ وزارت قائم کر سکیں تو ہم اس کے لئے کوشش کرینگے۔ مگر اصول کو تو کسی حالت میں بھی قربان نہ کیا جائے گا۔

لاہور

قائداعظم محمد علی جناح نے پنجاب مسلم لیگ اسمبلی کے ارکان کو پر زور تالیوں کے درمیان خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ حضرات کا اس عزت افزائی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو صوبائی انتخابات میں حیرت انگیز کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ پنجاب میں آپ کی فتح اس لحاظ سے اور زیادہ شاندار ہے کہ آپ کو اس انتخاب میں اپنے مخالفوں کے نہایت اوچھے حربوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ برسرِ اقتدار پارٹی نے اپنے اقتدار کا ناجائز فائدہ اٹھایا۔ سرکاری افسروں کو لیگی امیدواروں اور ان کے حامیوں کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور انہیں دبانے کی کھلی چھٹی دی گئی۔ دراصل آپ کو ایک مجرمانہ سازش کا مقابلہ کرنا پڑا۔ مگر ان تمام مشکلات اور موانع

کے باوجود آپ نے یہ شاندار فتح حاصل کر کے نہ صرف
پنجاب کے مسلمانوں کی بلکہ مسلمانان ہند کی خدمت کی ہے
پنجاب پاکستان کا سنگ بنیاد ہے۔ اسی صوبہ میں آپ
کی یہ واضح کامیابی مسلمانوں کے دشمنوں کے لئے ایک ایسا
صدمہ ہے جس نے ان پر سکتہ طاری کر دیا ہے۔ اگر
آپ نے اسی اتحاد اور ضبط کا ثبوت دیا اور اپنی قوم کو
مستقبل میں پیش آنے والے تمام ممکنات کے لئے
منظم کیا تو پاکستان آپ کی مٹھی میں ہے۔

وزارتیں ہمارا مطمح نظر نہیں۔ وزارت ثانوی چیز ہے۔ اب
ہم یہ نہیں سوچ رہے کہ صوبوں میں ۱۹۳۵ء کے آئین کو
اور مرکز میں ۱۹۱۹ کے آئین کو کس طرح چلایا جائے۔ ہم تو اس
آئین کا فوری خاتمہ کرنے اور پاکستان قائم کرنے کا تہیہ
کئے ہوئے ہیں۔ اور اس مقصد کی خاطر ہر قربانی کرینگے
کوئی ایسی تجویز یا چال نہ ہمیں قبول ہوگی۔ نہ ہم اسے برداشت
کریں گے جس کا مقصد موجودہ آئین کو طول حیات بخشنا
ہوگا۔ اگر موجودہ آئین کے ماتحت تھوڑے بہت بھلے
اور محدود دائرے میں کام کے لئے ہم قابل عمل اکثریت

کے ساتھ وزارت قائم کر سکیں تو ہم اس کے لئے کوشش کرینگے۔ مگر اصول کو تو کسی حالت میں بھی قربان نہ کیا جائے گا۔

اگر آپ ضبط کا ثبوت دیں تو عبوری دور اور عارضی وقفہ میں بھی آپ سربلند رہیں گے۔ کیونکہ آپ کو اپنی قوم کا اعتماد حاصل ہے۔ اور آپ کی قوم آپ کی عزت کرتی ہے۔ اس لئے میں خلوص دل سے آپ پر زور دوں گا کہ وزارت سازی پر توجہ مرکوز نہ کیجیے۔ بلکہ آپ کا مسلسل عمل اس مقصد کے لئے وقف ہونا چاہیئے۔ کہ موجودہ آئین کو جلد از جلد ختم کر کے پاکستان قائم کیا جائے۔ اس عظیم الشان نصب العین کے لئے اپنے آپ کو منظم کیجیے اور تمام ممکنات اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار کیجیے۔

اعصابی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ ہمیں دھمکی دی گئی ہے کہ اگر ہم نے برطانوی حکومت کی آمرانہ حکمت عملی کے سامنے سر نہ جھکایا تو مسلم لیگ کو نظرانداز کر دیا جائے گا قائد اعظم نے فرمایا کہ ہم اینگلو ہندو اتحاد کی صورت میں

بھی حالات کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اگر برطانوی حکومت ہماری مرضی کے خلاف ہم پر کوئی آئین ٹھونسنے کی کوشش کرے گی تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ مسٹر ایٹلی کی تقریر ایک ڈرے ہوئے آدمی کی تقریر ہے۔ برطانوی حکومت کانگرسی پریس کے پروپیگنڈا اور کانگرسی لیڈروں کی دھمکیوں سے لبریز تقریروں سے مرعوب ہو گئی ہے۔ اس پراپیگنڈے کی نئی ترکیب اب یہ ہے۔ اگر پاکستان کی حمایت کی گئی تو کانگرس خون خرابہ کرے گی۔ اور اس ملک میں برطانوی تجارت کو تباہ کر دے گی۔ ہم بد سے بدتر ممکنات کے لئے تیار ہیں۔ کوئی چال کوئی دھمکی، کوئی ڈراوا ہمیں پاکستان کے لئے اپنے عزم صمیم سے سرمو اِدھر اُدھر نہیں کر سکتا۔ اگر برطانوی حکومت حالات کا صحیح جائزہ لینے میں ناکام رہی اور کانگرس کے ہاتھوں میں آلۂ کار بن گئی تو یہ اتنی بڑی ٹریجڈی ہو گی کہ جس کی نظیر ہندوستان کی تاریخ میں نہیں ملے گی۔ برطانوی حکومت اگست سنہ ۱۹۴۰ء میں اپنی عزت کے نام پر مسلمانوں سے یہ وعدہ کر چکی ہے کہ نہ صرف ہندوستان کے آئندہ

آئین کا مسئلہ ہندوستانی طے کریں گے۔ بلکہ
اس مقصد کے لئے جو مشینری قائم کی جائے گی۔ وہ بھی
ملک کے مختلف بڑے عناصر کے باہمی سمجھوتہ کے بعد
قائم کی جائے گی۔ اور برطانوی حکومت اقلیتوں کو ان
کی مرضی کے خلاف اپنے مطلب کا آئین ماننے پر مجبور
نہ کرے گی۔ یہ بات محض لغو ہے کہ ایک اقلیت
ایک اکثریت کی ترقی میں ویٹو کا روڑہ نہیں اٹکا سکتی
مسٹر ایمری ویٹو کے اس زہریلے پراپیگنڈے کا مذاق اڑا
چکے ہیں۔ اب تو سوال یہ ہے کہ کیا ایک ایسا آئین مرتب
کیا جا سکتا ہے جو ملک کے تمام بڑے عناصر کو قبول ہو
اور جسے وہ اپنی مرضی سے نیا جامہ پہنانے پر آمادہ ہوں
ایسے آئین کو چلانے۔ ایک مضبوط گورنمنٹ قائم کرنے
اور عوام کا اعتماد حاصل کرنے اور انہیں اس حکومت کے
احترام پر آمادہ کرنے کے لئے محض بیلٹ بکس کا فتویٰ
کافی نہیں۔ نہ کسی جماعت پر اس کی مرضی کے خلاف
کوئی آئین ٹھونسا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے تو باہمی
سمجھوتہ اور رضامندی ضروری ہے۔ بہر حال یہ وہ امور

ہیں جو برطانوی وزراء کے مشن کی آمد پر زیر بحث آئیں گے۔ اس وقت تو مجھے ایک بات اور کہنے کی اجازت دیجیے۔ کہ آپ نے نہ صرف پاکستان کے لئے فتح حاصل کی ہے۔ بلکہ پنجاب کے عوام پر صرف مسلمانوں کو نہیں ۔ نوکر شاہی کے مضبوط شکنجے سے نجات دلائی ہے۔ قائد اعظم نے فرمایا۔ بڑھے چلو۔ مورخ آپ کے کارناموں کو سنہری حروف میں لکھے گا۔

یہ گمراہ کن پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ کانگرس کے لیڈر بارہا میرے پاس آئے۔ حتی کہ مسٹر گاندھی بھی تشریف لائے۔ مگر یہ پراپیگنڈا نہیں تھا کہ یہ صاحبان میرے پاس کس مقصد کے لئے تشریف لائے؟ ان کا مقصد مسلمانوں کو اور مجھے دھوکہ دینا تھا۔ اگر میں دھوکا کھا جاؤں تو بہتر۔ ورنہ دنیا پر یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ اور میں نے مسلمانوں کی بہتری کی تجاویز کو ٹھکرا دیا ہے۔ گاندھی جی تو اپنے مسلمان بھائیوں کی بہبودی کے لئے مر رہے ہیں۔ مگر میں انہیں نقصان پہنچا رہا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ گاندھی جی ۱۹۳۸ء میں میرے پاس آئے۔ اور بقول خود میرے

دروازے پر دستک دی۔ مگر وہ کیا تجویز لائے تھے
یہ کہ مسلم لیگ بھی مسلمانوں کی بہت سی جماعتوں کی طرح
ایک جماعت ہے۔ اور ہم اس کی شکایات سننے کو تیار
ہیں۔ اور ان کے ازالہ کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ
مسلمان ایک اقلیت ہیں۔ اور لیگ بھی ان کی بہت سی
جماعتوں میں سے ایک جماعت ہے۔ گاندھی جی دوسری
مرتبہ ۱۹۳۹ء میں میرے پاس تشریف لائے جب لارڈ
لنلتھگو نے ہم دونوں کو دعوت ملاقات دی تھی۔ اس
زمانے میں ان کی تجویز کیا تھی؟ ان کی تجویز یہ تھی کہ ہم
ایک ہی موٹر کار میں اکٹھے جائیں۔ کیونکہ یہ امر توہین آمیز
ہے۔ کہ ہم علٰحدہ علٰحدہ وائسرائے کے پاس جائیں۔ میں
نے ان کے جذبات کی قدر کی۔ مگر جب حقائق کا سامنا ہوا
اور میں نے اُن سے پوچھا۔ کہ وائسرائے سے ہمارا مشترکہ
مطالبہ کیا ہوگا؟ تو دو گھنٹے کی مغز ماری کے باوجود وہ اپنے
مطالبہ سے ایک انچ اِدھر اُدھر نہ ہوئے۔ وہ کہتے تھے کہ
پہلے فیڈرل حکومت قائم ہو جانے دو۔ پھر ہم ہندو مسلم
سوال کو حل کر لیں گے۔ میں یہ تجویز کیسے مان سکتا تھا۔

آخری مرتبہ ستمبر ۱۹۴۴ء میں تین ہفتے وہ مجھ سے بحث کرتے رہے۔ اس مرتبہ ان کی تجویز یہ تھی کہ میں مسلم اکثریت کے صوبوں کی موجودہ حد بندیوں کا ستیاناس کر دوں اور جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہاں بھی استصواب رائے عامہ میں ووٹ دینے کا حق ہندوؤں کو بھی دیا جائے۔ اور اگر اکثریت کا فیصلہ علٰحدگی کے حق میں ہو تو کانگرس کسی خطہ کو اکھنڈ بھارت میں رہنے پر مجبور نہ کرے گی۔ مگر اس کے باوجود کچھ مسائل تو ایسے ہوں گے جیسے وفاع امور خارجہ۔ کرنسی وغیرہ۔ جن پر مرکزی حکومت کا کنٹرول ضروری ہے۔ یعنی مسلم اکثریت کے صوبوں کی رگ جاں مرکز کی ہندو حکومت کے ہاتھ میں ہو گی۔ اگر میں نے اس پیش کش کو نامنظور کر دیا۔ تو کیا بُرا کیا؟ یہ تجویز تو اس قدر مضحکہ خیز تھی کہ اسے کوئی عقلمند آدمی قبول نہ کرتا۔ میں دوبارہ یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ جب کبھی میرے ہاں تشریف لائے۔ ان کا مقصد مجھے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا تھا۔ میں ان کے جال میں نہیں پھنسا اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے ان چالوں کو ناکام بنایا۔ یہ ہے میرا قصور۔

قائدِاعظم نے فرمایا۔ کہ میں تو بحث کر چکا۔ دلائل دے چکا۔ التجائیں کر چکا۔ بھیک مانگ چکا۔ مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ اب سوائے پاکستان کے کوئی بات نہ ہوگی۔

میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ باعزت اور منصفانہ سمجھوتہ کی مخلصانہ خواہش کے بغیر سمجھوتہ کرنا تو کجا سمجھوتہ کی بات چیت بھی مشکل ہے۔

آخر میں قائدِاعظم نے ارکان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنجاب نے ہمیشہ اپنے آپ کو ہندوستان کا بازوئے شمشیر زن ثابت کیا ہے اور آپ نے ہندوستان کی عزت کے لئے شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ خدا کرے پاکستان کے لئے آپ اس سے زیادہ شاندار خدمات سرانجام دے سکیں۔ انشاءاللہ ہم ایسا کریں گے۔ میرا پیغام ایمان، اتحاد اور ضبط و نظم ہے۔

Mubarak Ali Asim Nizami

[redacted]

مبارک علی عاصم نظامی

م ر ع اسلام نے تعلیمی پریس لاہور سے چھپوا کر پاکستان لٹریچر کمپنی لاہور سے شائع کیا